Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

7

تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ

لاہور

فی پرچہ ۱؎

یوم:- یک شنبہ

۴ صفر المظفر ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸	۳ اخاء ۱۳۳۳ھش ✧ ۳ اکتوبر ۱۹۵۴ء	نمبر ۱۶۶

پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کی طرف سے مزید امدادی سامان عنقریب لاہور پہنچ جائیگا

جنرل سکرٹری مسٹر صفدر علی خاں سیلاب سے پیدا شدہ صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد کراچی روانہ ہوگئے

لاہور ۲ اکتوبر۔ پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کے جنرل سکرٹری مسٹر صفدر علی خاں جو بارش اور سیلاب سے پیدا شدہ صورتِ حال کا جائزہ لینے کے لئے یہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔ چند روز قیام کرنے کے بعد کل رات پاکستان ایکسپریس سے کراچی واپس روانہ ہوگئے۔ آپ نے اپنے دورانِ قیام میں پنجاب ریڈ کراس سوسائٹی کے اس سٹور کا معائنہ کیا۔ جہاں بارش کی وجہ سے امدادی سامان خراب ہوگیا تھا۔ سٹور کے معائنے کے بعد آپ نے مرکزی دفتر کو بذریعہ تار یہ ہدایت بھیجی۔ کہ پنجاب کے سیلاب زدہ علاقے کے لئے فوری طور پر مزید سامان بھیجا جائے۔ چنانچہ کراچی سے عنقریب وٹامن کی ایک لاکھ گولیاں سلفا ڈائزن کی ۵۰ ہزار گولیاں سلفا گوانیڈن کی دس ہزار گولیاں ایک ہزار کپڑا دھونے کی صابن کی ٹکیاں۔ فرسٹ ایڈ ڈریسنگ اور کافی مقدار میں اوولٹین عنقریب لاہور پہنچ جائے گی۔ جسے سیلاب زدہ علاقے میں مفت تقسیم کیا جائے گا۔

تائیپہ ۲ اکتوبر۔ آج کومنتانگ اور چینی کمیونسٹوں کے درمیان لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ الفاظ کی جنگ لڑی گئی۔ کمیونسٹوں نے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ کومنتانگ کو بتایا۔ کہ وہ آئندہ تاریخ تک جزیرہ کیموئے پر قبضہ کرلیں گے۔ کومنتانگ [illegible]

پاکستان اپنے آپ کو امریکہ کے اتحادی نظام کا ایک حصہ نہیں سمجھتا

ہندوستان اور پاکستان کے اختلافات کے باوجود پاکستان بین الاقوامی ذمہ داریاں پوری کرنے کے قابل ہے۔ (وزیر اعظم پاکستان)

لنڈن ۲ اکتوبر۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے کہا ہے۔ کہ ہندوستان اور پاکستان کے اختلافات کے باوجود پاکستان میں اتنی قوت ہے۔ کہ وہ بین الاقوامی ذمہ داریاں پوری کر سکے۔ بی بی سی لنڈن کے مسائل حاضرہ کے پروگرام میں بعض سوالوں کا جواب دیتے ہوئے مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ آجکل کے زمانہ میں غیر جانبداری ناقابل عمل ہے۔ اور کوئی قوم الگ تھلگ رہ کر زندہ نہیں رہ سکتی۔ انہوں نے کہا۔ تاہم پاکستان اجتماعی سلامتی کے اصول پر یقین رکھنے کے باوجود خود کو امریکہ کے اتحادی نظام کا ایک حصہ نہیں سمجھتا۔ مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ اس بات کا امکان ہے۔ کہ پاکستان جنوب مشرقی ایشیا کے اجتماعی سلامتی کے نظام میں شریک ہو جائے۔ تاہم وہ ابھی تک اس کی تفصیلات پر غور کر رہا ہے۔ اس نظام میں بعض خرابیاں ہیں پاکستان نے اس سلسلہ میں بعض شرطیں بھی پیش کی ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ مجھے اس بات کا یقین ہے۔ کہ اس نظام کی موجودگی میں اب کسی قوم کو یہ جرأت نہیں ہوسکے گی۔ کہ وہ اس علاقہ پر حملہ کر سکے۔ ترکی اور پاکستان کے ×

× معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ عربی ممالک میں اس معاہدہ کی وجہ سے بعض غلط فہمیاں پیدا ہوگئی تھیں۔ لیکن شام اور لبنان کے وزراء اعظم سے میری ملاقات کے بعد یہ غلط فہمیاں دور ہوگئی ہیں۔ مسٹر محمد علی آج رات لنڈن سے امریکہ روانہ ہو رہے ہیں۔

پنجاب کے سیلاب کا بدترین دور ختم ہوگیا

لاہور ۲ اکتوبر۔ تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنجاب کے سیلاب کا بدترین دور ختم ہوچکا ہے۔ دریائے چناب اور راوی کی طغیانی کا پانی ملتان اور مظفر گڑھ کے نشیبی علاقوں سے گذر گیا۔ قصور کے علاقہ میں گنڈا سنگھ والا میں ستلج کا پانی چڑھتا جا رہا ہے۔ لیکن حالات کے اور خراب ہونے کا اندیشہ نہیں ہے۔ گذشتہ رات سے ملتان کے علاقے میں پانی اترتا جا رہا ہے۔ ضلع جھنگ میں شورکوٹ کے علاقے میں مزید تیس گاؤں زیر آب آگئے ہیں۔ چنیوٹ شہر سے سیلاب کا پانی اتر رہا ہے۔ شہر میں دو سو چون کچے اور تیس پکے مکان گر گئے ہیں۔ لائل پور سرگودھا روڈ پر ابھی موٹریں نہیں چل سکتیں۔ البتہ سیالکوٹ کو جانے والی بڑی بڑی سڑکیں آمد و رفت کے قابل ہوگئی ہیں۔ نارووال میں سیلاب سے پچاس دیہات متاثر ہوئے ہیں۔ اس علاقہ میں فصلوں کو بھی بہت نقصان پہنچا ہے۔ گوجرانوالہ کے سوا اور شیخوپورہ کے ایک سو تیس دیہات کے باشندوں کو جو ابھی تک پانی میں گھرے ہوئے ہیں۔ محفوظ مقامات پر پہنچایا جا رہا ہے۔ تمام متاثرہ علاقوں میں گندم کے ڈپو کھولے جا رہے ہیں۔

محترمہ فاطمہ جناح ڈھاکہ پہنچ گئیں

ڈھاکہ ۲ اکتوبر۔ محترمہ فاطمہ جناح کل کراچی سے ڈھاکہ پہنچیں گی۔ وہ مشرقی بنگال کا دس روز تک دورہ کریں گی۔ اور کئی امدادی مرکزوں کا معائنہ بھی کریں گی۔

یورپی دفاع کانفرنس کی کامیابی

لنڈن ۲ اکتوبر۔ یورپ کے دفاع کی لنڈن کانفرنس نے جنگی ہتھیاروں پر کنٹرول کا حل نکال لیا ہے۔ مغربی جرمنی اس سلسلہ میں بڑی بڑی رعایتیں دینے پر رضامند ہوگئی تھا۔ اس کے بعد اس مسئلہ کا حل نکالا گیا۔ گو ابھی تک تفصیلات تو موصول نہیں ہوئیں۔ تاہم اندازہ ہے۔ کہ مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر ایڈینور نے وعدہ کرلیا ہے۔ کہ ان کا ملک خاص قسم کے ہتھیار تیار نہیں کریگا۔ آج کے اجلاس میں دو مصالحتی تجاویز پیش کی گئیں۔ ایک امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کی طرف سے اور دوسری بلجیم کے وزیر خارجہ مسٹر سپاک کی جانب سے مسٹر ڈلس نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ معاہدہ برسلز کے تحت ہتھیاروں کی تیاری پر کنٹرول کے لئے ایک ادارہ قائم کیا جائے۔ اس ادارے کے فیصلے دو تہائی اکثریت سے قابل قبول ہونے چاہئیں۔ جب تک یہ ادارہ قائم ہو۔ اس وقت تک مغربی جرمنی یہ منظور کرے۔ کہ وہ ان ہتھیاروں کو [illegible]

حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی صحت

لاہور ۲ اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بے خوابی اور نقرس کے علاوہ حضرت میاں صاحب کی عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

صلاح سالم خرطوم پہنچ گئے

خرطوم ۲ اکتوبر۔ مصر کی قومی رہنمائی کے وزیر میجر صلاح سالم جو سوڈانی امور کے وزیر بھی ہیں۔ سوڈان کے لیڈروں سے بات چیت کرنے کے لئے کل اچانک خرطوم پہنچ گئے۔ انہوں نے کل رات سوڈان کے وزیر اعظم اسماعیل الازہری اور دوسرے لیڈروں سے تین گھنٹے تک بات چیت کی۔ بات چیت میں دونوں ملکوں کے آئندہ تعلقات زیر بحث آئے۔ اور مصر و سوڈان کے آئندہ اتحاد کی صورتوں پر بھی بات چیت کی گئی۔

ہانگ کانگ میں زبردست آتشزدگی

ہانگ کانگ ۲ اکتوبر۔ ہانگ کانگ میں سے زبردست آتشزدگی کی خبر آئی ہے۔ آگ لگنے سے ایک ہزار مکان جل گئے۔ اور بیس ہزار انسان خانمان برباد ہوگئے۔

کولمبو منصوبہ کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس

اٹاوہ ۲ اکتوبر۔ کولمبو منصوبہ کی مشاورتی کمیٹی کا پانچواں اجلاس پیر کو اٹاوہ میں شروع ہو رہا ہے۔ پاکستان کے وزیر خزانہ چودھری محمد علی جنہوں نے واشنگٹن کی کانفرنس میں شرکت کی تھی۔ آج اٹاوہ پہنچ گئے۔

پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب اور میاں غلام محمد صاحب اختر کے اعزاز میں الوداعی دعوت

لاہور ۳ اکتوبر۔ کل رات مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ فیڈرل کورٹ آف پاکستان نے مکرم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور اور مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ریٹائرڈ سینئر پرسنل آفیسر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے اعزاز میں ایک پرتکلف الوداعی دعوت کا اہتمام کیا۔ مکرم قاضی صاحب اور مکرم اختر صاحب ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد لاہور سے تشریف لے جا رہے ہیں۔ قاضی صاحب موصوف کراچی یونیورسٹی میں فلاسفی ڈیپارٹمنٹ کے صدر مقرر ہوئے ہیں۔ مکرم اختر صاحب اب مستقل طور پر ربوہ میں مقیم رہیں گے۔ دعوت میں جو دیگر احباب شریک ہوئے۔ ان میں مولانا عبدالرحیم صاحب درد مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے۔ مکرم ڈاکٹر عبدالحق صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خاں صاحب کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہر مسلمان پر صدقہ دینا لازم ہے

عن سعد بن ابی بردۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی کل مسلم صدقۃ ارأیت ان لم یجد قال یعتمل بیدیہ فینفع نفسہ و یتصدق قال قیل ارأیت ان لم یستطع قال یعین ذا الحاجۃ الملھوف قال قیل لہ ارأیت ان لم یستطع قال یامر بالمعروف او الخیر قال ارأیت ان لم یفعل قال یمسک عن الشر فانھا صدقۃ (صحیح مسلم)

ترجمہ۔ سعد بن بردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ دینا لازم ہے۔ عرض کیا گیا اگر اسے اس کی طاقت نہ ہو فرمایا وہ اپنے ہاتھ سے کام کرے۔ اور اس طرح نفع حاصل کرے اور صدقہ کرے۔ عرض کیا گیا اگر اس کی بھی اسے طاقت نہ ہو۔ فرمایا وہ مصیبت زدہ حاجتمند کی مدد کرے۔ عرض کیا گیا۔ اگر اسے اس کی بھی طاقت نہ ہو فرمایا پھر وہ نیکی یا بھلائی کا لوگوں کو حکم کرے۔ عرض کیا گیا اگر وہ یہ بھی نہ کرے فرمایا پھر وہ کم سے کم برائی سے بچے۔ یہ بھی صدقہ ہے۔

تمام قائدین خدام الاحمدیہ کے نام

ضروری پیغام

جیسا کہ خدام کو علم ہے اس وقت پنجاب کو خطرناک سیلاب کا سامنا ہے۔ خدام کو چاہیئے کہ وہ ہر قربانی کرکے اپنے بھائیوں کی ہر طرح مدد کریں۔ اس موقعہ پر سب سے پہلے انسانی جانوں کی حفاظت کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ مقامی حکام کو اپنی خدمات پیش کر دیں۔ جو ڈاکٹر اور کمپونڈر ہیں وہ طبی امداد کے لئے آگے آئیں۔ اور جو خدام مالی امداد کر سکتے ہوں۔ یا بے گھروں کو اپنے ہاں پناہ دے سکتے ہوں وہ اپنے مکانات پیش کریں۔ کیونکہ یہی خدمت کا اصل وقت ہے۔ جس سے محروم رہنا بد قسمتی ہے۔

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کے لئے

کم سے کم وقت میں چندہ جمع کرکے مرکز میں بھجوا دیجئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ ستمبر ۱۹۵۲ء میں سیلاب زدگان مشرقی بنگال کی امداد کی تحریک فرمائی ہے۔ اس تحریک کے نتیجہ میں احباب کی طرف سے اگرچہ چندہ وصول ہونا شروع ہو گیا ہے۔ مگر رفتار وصولی نہایت سست ہے۔ نیز بعض جماعتیں احباب سے وعدے لے کر بھجوا رہی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ احباب جماعت کی اکثریت نے اس تحریک کی نوعیت کو اچھی طرح نہیں سمجھا۔ کیونکہ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ خطبہ جمعہ مذکور میں فرماتے ہیں کہ

"اگر کوئی شخص غرق ہو رہا ہو۔ تو یہ نہیں ہوتا کہ دیکھنے والا کہے کہ پہلے میں تیراکی کے فن میں مہارت حاصل کر لوں۔ پھر اس غرق ہونے والے کی مدد کروں گا۔ بلکہ اس وقت جس کو بھی تیرنا آتا ہو۔ وہ اس کی مدد کے لئے کود پڑتا ہے۔ اسی طرح اس مصیبت میں بھی لمبا وعدہ درست نہیں۔ جو کچھ دینا ہے دس پندرہ دن کے اندر ادا کر دو"۔ **

** امراء پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل میں وہ چندہ سیلاب زدگان مشرقی بنگال کی فراہمی میں پوری محنت اور زور سے کام لیں اور کم از کم وقت میں اس چندہ کا روپیہ جمع کرکے مرکز میں بھجوا دیں۔ (ناظر بیت المال)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قبولیت دعا کے لئے توجہ اور رقت نہایت ضروری ہے

"سخت ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ دعا کے مضمون پر پھر قلم اٹھایا جائے۔ کیونکہ پہلے مضامین اس بارہ میں کافی ثابت نہیں ہوئے۔ دعا نہایت نازک امر ہے اور اس کے لئے شرط ہے۔ کہ مستدعی اور داعی میں ایسا مستحکم رابطہ ہو جائے۔ کہ ایک کا درد دوسرے کا درد ہو جائے۔ اور ایک کی خوشی دوسرے کی خوشی ہو جائے۔ جس طرح شیر خوار بچہ کا رونا ماں کو بے اختیار کر دیتا۔ اور اس کی چھاتیوں میں دودھ اتار دیتا ہے۔ ویسے ہی مستدعی کی حالت زار اور استغاثہ پر داعی سراسر رقت اور عقد ہمت بن جائے۔ فرمایا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب امور خدا تعالےٰ کی موہبت ہیں۔ اکتساب کو ان میں دخل نہیں۔ توجہ اور رقت بھی خدا تعالےٰ کے ہاں سے نازل ہوتی ہے۔ جب خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ کسی کے لئے کامیابی کی راہ نکال دے۔ تو وہ داعی کے دل میں توجہ اور رقت ڈال دیتا ہے۔ مگر سلسلہ اسباب میں ضروری ہوتا ہے کہ داعی کو کوئی محرک شدید جنبش اور حرکت دینے والا ہو۔ اور اس کی تدبیر بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ مستدعی اپنی حالت ایسی بنائے کہ اضطراراً داعی کو اس کی طرف توجہ ہو جائے۔" (ملفوظات)

نوائے درد

سوزشِ مہرِ منیر۔ خنکیٔ ماہِ تمام — احمد علیہ السلام۔ احمد علیہ السلام
عشق کی منزل کٹھن بے نفس گرم تیز — سوزِ جگر بخش اسے "لیلیٰ ابدالِ شام"[1]
سینۂ زنداں نہیں واقفِ مستی و شوق — شکوے سے لبریز ہیں ساغر و مینا و جام
مسجد و محراب میں حاصلِ سجدہ نہیں — کر نہ لے گر وضو خونِ جگر سے امام
گنج گرانمایہ ہے مسلکِ فقر و غنا — لیک یہ دولت نہیں خواہشِ ہر خاص و عام
سختیٔ صحنِ دلیل۔ دل کا ٹھکانا نہیں — دل کا سفینہ ہے ایک۔ نرمیٔ قول و کلام
اپنے فقیروں کو دے دولتِ سوز و دروں — گرمی و حدت نہیں۔ صورتِ بادۂ خام
مقصدِ امرِ دنوا ہی آنکھ سے اوجھل ہی گر — رنگ دکھائیگی کیا بحثِ حلال و حرام

ایک نفس کے لئے روئے سخن ادھر
ایک نگاہِ کرم، حضرتِ عالی مقام

مرزا حنیف احمد

[1] یصلّون علیک ابدال الشام (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

درخواستِ دعا

میرے دوست پیرزادہ اظہار الحسن صاحب سٹوڈنٹ ایم۔بی۔بی۔ایس جو کہ پچھلے سال احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے وائس پریذیڈنٹ تھے۔ اس سال سپلیمنٹری امتحان دے رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان کو اعلےٰ کامیابی عطا کرے۔

خاکسار:۔ عبد الشکور سٹوڈنٹ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۵۳ء

آزادئ رائے

معاصر روزنامہ "نوائے وقت" نے اپنے ایک اداریہ بعنوان "روح کا فقدان" میں فرمایا ہے۔

"روس کے ایک سرکاری اخبار [illegible] (سرکاری اور آزاد اخبار کا روس میں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا) نے ملک کے فن معموری میں انحطاط و زوال کی ذمہ داری روسی فن کاروں پر عائد کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ان کی تخلیقات بے جان اور بے روح ہیں۔ اس کی وجہ اخبار نے یہ بتائی ہے کہ روسی فن کاروں نے تنقید کا گلا گھونٹ دیا ہے۔ یا اس کو درخور اعتنا ہی نہیں سمجھا۔ اخبار نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ان کی فنی تخلیقات نہ دل کے لئے کوئی کشش رکھتی ہیں۔ اور نہ ذہن کو متاثر کرتی ہیں۔" (نوائے وقت ۳ اکتوبر)

اس پر تنقید کرتے ہوئے معاصر لکھتا ہے کہ "آمرانہ نظام کے تحت ادب و فن کا یہی حشر ہوتا ہے۔ اس سرکاری روسی اخبار نے اس کے متعلق نادانستہ طور پر ایک کلیہ بیان کر دیا ہے۔ ادب و فن صرف آزادی کی فضا میں پرورش پاتے ہیں۔ لیکن جو نظام انسان سے یہی متاع عزیز چھین لے وہاں ان کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا" (نوائے وقت ۳ اکتوبر)

اس کے بعد معاصر نے یہ اصول بیان فرمایا ہے کہ "انسانی زندگی میں صحت مند ترقی و فروغ کے لئے آزادی اظہار و تحریر اور آزادی بحث وتمحیص بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ جب ان کا ہی گلا گھونٹ دیا جائے۔ جب ان کے ہی راستے مسدود کر دیئے جائیں۔ تو یہ گلستان کس طرح پھل پھول سکتا ہے۔"

ہم معاصر سے سو فیصدی متفق ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب کسی ملک میں ایک آمرانہ کلیاتی حکومت قائم ہو جائے۔ جو اپنی مخصوص آئیڈیالوجی کے مطابق ہر شہری سے زندگی گزارنے کا مطالبہ کرے۔ تو اس کا نتیجہ آخر یہی ہوتا ہے کہ یہ آئیڈیالوجی بے جان رسم و رواج کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اور انسانی فطرت میں جو ترقی کے امکانات ہیں شل ہو کر رہ جاتے ہیں اور انسان ان رسم و رواج کی مشین بن جاتا ہے۔ خواہ وہ اصول جن کو آمرانہ استبداد سے ٹھونسا جائے کتنے ہی اعلیٰ کیوں نہ ہوں اپنی معنویت کھو بیٹھتے ہیں۔ انسان کو اکراہ سے طبعی نفرت ہے۔ اور وہ کوئی ایسا کام کرنا پسند نہیں کرتا۔ جس کو وہ خوشی سے یا میلان سے نہ کرے۔ پھر وہ طبعاً تنوع پسند واقع ہوا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ تنوع سے ہی دنیا کی رونق قائم ہے۔ اور اس کی ترقی کا تمام ناز بھی اس کی اسی صفت میں ہے۔

اشتراکیت، اور فسطائیت میں سب سے بڑا نقص یہی ہے۔ کہ وہ اصول جبر و اکراہ کے قائل ہیں۔ اور کلی طور پر قبضہ کے قائل ہیں۔ اور یہ بات ہے جو ان کے باطل ہونے کی سب سے بڑی دلیل بھی ہے۔ جبر کے معنے یہ ہیں کہ اصول فطری نہیں اور جبر ٹھونسنے کے کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور اس طرح آپ ہی اپنی تردید بن جاتے ہیں۔ کسی وقت اچانک انسانی فطرت بیدار ہو جاتی ہے اور جبر سے ٹھونسے ہوئے اصولوں کا جوا اپنے گراں بار کندھوں سے اتار پھینکتی ہے۔ اور اگر ایسا کبھی نہ ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ قوم کے احساسات بالکل مردہ ہو چکے ہیں۔ اس میں زندگی کی اب کوئی رمق باقی نہیں رہی۔ اور اب ایسی قوم دنیا سے نسیاً منسیاً ہو جاتی ہے۔ چنانچہ خود روس میں اس کے آثار پیدا ہو چکے ہیں۔ اور روسی اخبار کا یہ انکشاف اسی حقیقت پر دلالت کرتا ہے۔

لفظی یا علامتی

روزنامہ معاصر "تسنیم" اپنے ایک "مختلف بر طرف" میں رقمطراز ہے

"جب سے یورپ اور اس کے بعد امریکہ کا سیاسی اور معاشی غلبہ دنیا پر قائم ہوا ہے۔ اہل مشرق کے دل و نگاہ بھی جوق در جوق مغرب کی طرف جا رہے ہیں۔ بقول مولانا عبد الماجد دریا بادی بیرسٹری کے لئے انڈین سول سروس کے لئے انڈین میڈیکل سروس کے لئے تعلیم کی اعلیٰ ڈگریوں کے لئے انجنیری ڈاکٹری کے اعلیٰ امتحانات کے اونچے اونچے عہدوں اور منصبوں کے لئے مقدمات کی آخری اپیل کے لئے تبدیلی آب و ہوا کے لئے کاروباری ترقی کے لئے سیر و سیاحت کے لئے فرنگی زبانیں سیکھنے کے لئے ..... الغرض زندگی کے ہر معاملے کے لئے لوگ مغرب کی طرف بھاگے چلے جا رہے ہیں۔ کوئی لنڈن کو جاتا ہے کوئی نیویارک۔ اٹھ بھاگتا ہے۔

یہاں تک تو بات درست ہے۔ لیکن جب یہی مولانا عبد الماجد اس صورت حال کو مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کی اطلاع پر چسپاں کرتے ہیں۔ تو ایک مسلمان کو جو اپنے رسول سے چیستان میں باتیں کرنے کی توقع نہیں رکھتا۔ سخت خلجان ہوتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کی علامتوں میں سے سب سے پہلی چیز ایک آگ ہے۔ جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی جانب ہنکا کرلے جائیگی مولانا عبد الماجد فرماتے ہیں کہ آگ سے مراد ایک ایسا فتنہ ہے۔ جو لوگوں کو مغرب کی طرف ہانک لے جائیگا۔ اور وہ یہ مغرب پرستی اور مغرب کی غلامی کا فتنہ ہے۔ جل تو جلال تو۔ گویا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اتنی سی بات بھی کھول کر نہ بتائی۔ بلکہ ایک پہیلی سی پیش کر دی۔ کہ امت مختلف زمانوں میں اپنے اپنے زمانے کے مطابق توجیہیں کرتی اور ٹامک ٹوئیاں مارتی رہے۔ اور ضال اور مضل لوگوں کی گمراہیوں کا ذخیرہ ہوتی رہے۔ کوئی انجمن کو دجال کا گدھا کہتا رہے۔ کوئی انگریزوں کو دجال قرار دیتا رہے۔ اور جب ان کا دور ختم ہو۔ اور اسٹالن کے غلبے کا وقت آئے تو روس کو دجال قرار دیئے گئے۔ اور اسی قسم کی تلمیحات کی تشریح میں الجھی رہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ اور کرنے کا جو کام ہے اس کی طرف یہ دماغی عیاشی متوجہ ہی نہ ہونے دے۔"

(تسنیم ۲۰ ستمبر ۱۹۵۳ء)

سوال یہ ہے کہ اگر حدیث کے وہ معنے نہیں جو مولانا عبد الماجد صاحب دریا آبادی نے لئے ہیں تو پھر اور کیا معنی ہیں؟ حدیث کے الفاظ جیسا کہ معاصر نے نقل فرمائے ہیں یہ ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"قیامت کی علامتوں میں سے سب سے پہلی چیز ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف ہنکا کر لے جائے گی۔"

اگر حدیث کی صحت پر اعتراض ہے تو وہ تو الگ بات ہے۔ لیکن اگر حدیث صحیح ہے تو پھر اس کے کیا معنے ہیں؟ کیا یہاں آگ کے معنے وہی آگ ہے۔ جو روزمرہ کی زندگی میں استعمال ہوتی ہے۔ اگر حدیث میں "آگ" کے صرف لفظی معنے ہی لینے ضروری ہیں۔ اور استعارہ اور تشبیہ کے معنے نہیں لئے جا سکتے۔ تو پھر قرآن کریم میں جو آتا ہے کہ

نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ۔ یعنے اللہ تعالیٰ کی آگ جو دل کی طرف چڑھے گی۔

تو کیا اس میں بھی "آگ" کے معنے معمولی آگ کے ہی لئے جائیں گے۔ کیونکہ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم چیستانوں میں باتیں نہیں فرماتے۔ تو اللہ تعالیٰ کے کلام پر تو یہ اصول بدرجہ اولیٰ چسپاں ہوگا۔ اور اگر اسی اصول کی پابندی کی گئی کہ ہر لفظ کے معنے لفظی لئے جائیں استعارہ اور تشبیہ کے نہ لئے جائیں۔ تو کیا حدیث اور قرآن کریم کو سمجھنا ناممکن نہ ہو جائیگا۔ کیا اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی ایک بھی پیشگوئی صحیح ثابت ہو سکتی ہے؟ مثلاً مسیح موعود کی پیشگوئی میں کسر صلیب اور قتل خنزیر کے بھی لفظی معنے لینے ہوں گے نہ کہ عیسائیت کا استیصال

پھر اگر حدیث میں آگ کے معنے معمولی آگ کے ہی لئے جائیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ زمین کے گرد ایک چکر بندھ جائیگا۔ آگے آگے آدمی ہوں گے اور پیچھے پیچھے آگ جو انہیں مشرق سے مغرب کو ہکالے گی۔ کیونکہ اگر یورپ ایشیا کے مغرب میں ہے تو یورپ کے مغرب میں امریکہ ہے اور امریکہ کے مغرب میں پھر ایشیا اس طرح مشرق و مغرب کا تعین کس طرح ہوگا؟ کیونکہ حدیث میں تو کوئی ایسے الفاظ نہیں جن سے تعیین کیا جا سکے کیا اس سے بہتر نہیں کہ حدیث کا انکار ہی کر دیا جائے۔ اگرچہ اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی تمام پیشگوئیوں کا ہی سرے سے انکار کر دیا جائے۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر صنعتی نمائش

وکالت تجارت، تحریک جدید امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک صنعتی نمائش کا انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جماعت کے ایسے احباب سے جو کسی قسم کا صنعتی کاروبار رکھتے ہوں درخواست ہے کہ اگر وہ نمائش میں اپنی مصنوعات رکھنا چاہتے ہوں تو وکالت تجارت کو اطلاع دیں۔ درخواست کے ساتھ مصنوعات کی نوعیت کی تفصیل آنی چاہیئے۔ اور یہ وضاحت ہونی چاہیئے۔ کہ وہ خود مینوفیکچر کرتے ہیں یا کسی دوسری فرم کے ایجنٹ ہیں۔

نمائش گاہ کھلے میدان میں قناتوں اور سائبانوں سے تعمیر کی جائے گی۔ شامل ہونے والے احباب کے لئے پلاٹ متعین کر دیئے جائیں گے۔ دکانوں کی تعمیر اور ان کی آرائش وغیرہ کا کام انہیں خود کرنا ہوگا ــــ نمائش کے سلسلہ میں جو اخراجات ہوں گے۔ وہ شمولیت کنندگان سے بحصہ رسدی پیشگی وصول کئے جائیں گے ــــ اپنی مصنوعات کو فروغ دینے کا بہترین موقعہ ہے جماعت کے صناعین کو اس سے پورا پورا فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔

(وکیل التجارت تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

عرصہ تین سال کا ہونے کو ہے جب سے کہ ہم یہاں آئے ہیں۔ بیمار رہتے ہیں۔ آب و ہوا بے حد ناموافق ہے۔ کئی قسم کے مشکلات اور تنگیاں بھی قارئین ہماری کامل صحت اور کامیابی و کامرانی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار۔ محمد ابراہیم خلیل از فری ٹاؤن افریقہ

اگر احمدیت نہ آتی تو ہم عیسائی ہو گئے ہوتے اور ہمارے ملک میں اسلام کا نام و نشان نہ ملتا

ایسٹ افریقن مسلم مشن کی آمد پر نائیجیریا کی مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن کے سکرٹری کا بیان

مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن ایسٹ افریقہ کے زیر انتظام پانچ افراد پر مشتمل ایک وفد ۲۳ر جون ۱۹۵۴ء کو نائیجیریا پہنچا۔ اس وفد کے لیڈر مسٹر عبدالکریم جی مسٹر آف دارالسلام تھے۔ یہ وفد کسی خاص مقصد کے لئے نہ بھیجا گیا تھا۔ بلکہ یہ محض ایک (Good will Mission) وفد خیر سگالی تھا جس کا صرف یہ کام تھا۔ کہ مغربی افریقہ کے مسلمانوں سے دوستانہ تعلقات پیدا کئے جائیں اور ان اسباب اور ذرائع کا پتہ چلایا جائے۔ کہ جن کے ذریعہ مشرقی اور مغربی افریقہ کے مسلمان باہم متحد ہو کر کام کر سکیں۔

مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن کے سرپرست سر آغا خاں ہیں۔ جو اس سوسائٹی کو پونڈ [illegible] پونڈ مدد دیتے ہیں۔ یعنی جس قدر روپیہ سوسائٹی دیگر مسلمانان ایسٹ افریقہ سے اکٹھا کرے گی۔ اسی قدر روپیہ سر آغا خاں انہیں دیں گے۔ سوسائٹی کے ذریعہ اس وقت تک کئی ایک سکول کھولے جا چکے ہیں۔ اور بعض مساجد بھی تعمیر کی گئی ہیں۔

اس وفد کے لیگس پہنچنے پر سب سے پہلے انہیں شہر کے حاکم اعلیٰ ([illegible]) سے ملایا گیا۔ جہاں پر اوبا نے انہیں خوش آمدید کہا۔ اس موقعہ پر بعض اخباری نمائندگان بھی جمع تھے۔ جنہوں نے بعض فوٹو بھی لئے۔ وفد کی رہائش کا انتظام لیگس کے مشہور تاجر مسٹر عیسیٰ ولیم کے ہاں کیا گیا تھا۔ مسٹر عیسیٰ ولیم کے گھر پہنچنے کے کچھ عرصہ بعد وہاں احمدیت کا ذکر چل پڑا۔ وفد کے لوگوں نے مسٹر ولیم سے کہا۔ کہ تم لوگ جماعت احمدیہ کو کس طرح اپنے ملک میں برداشت کر رہے ہو۔ انہوں نے کہا۔ ہم بالکل جاہل تھے۔ اور دین اسلام سے ناواقف۔ اگر احمدیت ہمارے ملک میں داخل نہ ہوتی۔ تو خدا جانے کئی صدیوں تک ہم اسی جہالت میں پڑے رہتے۔

اگرچہ ہوائی اڈہ پر جانے اور پھر [illegible] کے مکان پر ملاقات کے ذریعہ وفد کے ممبران سے ہمارا تعارف تو ہو چکا تھا۔ لیکن ہم نے مناسب سمجھا۔ کہ دوبارہ ملاقات کی جائے۔ تاکہ مزید گفتگو ہو سکے۔

ڈیڑھ دو بجے کے قریب ہم مسٹر ولیم کے مکان پر پہنچے۔ اور وفد سے ملے۔ وہاں جانے سے قبل ہم نے The Truth کی چند کاپیاں انہیں بھجوا دی تھیں۔ چنانچہ وہاں بیٹھتے ہی اخبار کے بارہ میں گفتگو شروع ہوئی۔ کہ اس کی سرکلیشن کتنی ہے۔ ہفتہ وار ہے یا روزنامہ وغیرہ وغیرہ بعض دلچسپ سوالات ہوئے۔ تقریباً ایک گھنٹہ کے بعد ہم واپس لوٹے۔

اسی روز شام کو مسٹر ولیم کے مکان پر تمام لیگس کے چیدہ چیدہ مسلمانوں اور اخباری نمائندوں پر مشتمل ایک میٹنگ بلائی گئی۔ تاکہ وفد سے ایسٹ افریقہ کے متعلق بعض حالات دریافت کئے جائیں۔ اور وفد کی آمد کی غرض دریافت کی جائے۔ یہ میٹنگ شام ساڑھے آٹھ بجے ہوئی۔ جس میں [illegible] نے بھی شرکت کی۔ میٹنگ کا افتتاح لیگس ٹاؤن کونسل کے ایک ممبر نے کیا۔ جس میں وفد کو خوش آمدید کہا۔ اس کے جواب میں وفد کے لیڈر مسٹر کریم جی نے شکریہ ادا کیا۔ اور پھر سر آغا خاں کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس میں انہوں نے مسلمانوں کے اتحاد اور مل کر کام کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ ایک غیر احمدی دوست نے جو کہ مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن لیگس کے سیکرٹری ہیں۔ نائیجیریا کے مسلمانوں کی زبوں حالی کا ذکر کرتے ہوئے وفد کو بتایا۔ کہ ہمارے آباد اجداد تعلیم سے بالکل بے بہرہ تھے۔ وہ صرف نام کے مسلمان تھے۔ اسلام کی حقیقت اور فلاسفی کا انہیں ذرہ بھر بھی علم نہ تھا۔ اگر احمدیت ہمارے ملک میں داخل نہ ہوتی۔ تو ممکن تھا۔ کہ ہم کبھی کے عیسائی بن چکے ہوتے۔ اور آج نائیجیریا میں اسلام کا نام و نشان نہ ملتا۔ لیکن جب سے احمدیت نے ہمارے ملک میں پاؤں رکھا ہے۔ نہ صرف یہ کہ ہمیں عیسائیت کے پنجہ سے نجات ملی۔ بلکہ ہم نے زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کی۔ اور اسی کے طفیل آج آپ لوگ چند ایک پڑھے لکھے مسلمانوں سے مل سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ کہ جس نے نائیجیریا میں سب سے پہلا سکول جاری کیا۔ لیکن جہاں تک باقی مسلمانوں کا سوال ہے۔ وہ بالکل برائے نام مسلمان ہیں۔

ایک اور غیر احمدی دوست نے نائیجیریا کے پریس کا ذکر کرتے ہوئے وفد کو بتایا۔ کہ اگرچہ نائیجیریا میں مسلمان اکثریت میں ہیں۔ لیکن حال یہ ہے۔ کہ آج تک ان میں سے کوئی بھی اس قابل نہ ہوا۔ کہ ایک مسلمان اخبار جاری کرے۔ جس کے ذریعہ ہماری اولادیں اسلام کی صحیح روح کو سمجھ سکیں۔ اگر کسی کو توفیق ملی ہے۔ تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ کہ جس نے ایک ہفتہ وار اخبار The Truth جاری کر رکھا ہے۔

وفد کے لیڈر مسٹر کریم نے بتایا۔ کہ ان کی ایسوسی ایشن بہت کامیابی کے ساتھ ایسٹ افریقہ میں کام کر رہی ہے۔ اور اس وقت تک اس کے ذریعہ سکول کھولے جا چکے ہیں۔ اور بعض مساجد بھی تعمیر کی گئی ہیں۔ ساڑھے دس بجے یہ میٹنگ اختتام پذیر ہوئی۔

اگلے روز مسلم کانگرس آف نائیجیریا نے وفد کو اباداں (جو کہ تمام نائیجیریا میں سب سے بڑا شہر ہے) آنے کی دعوت دی۔ اس سے قبل کانگرس کے جنرل سیکرٹری نے مجھ سے بھی شمولیت کے لئے کہا تھا چنانچہ اگلے دن ہم اباداں پہنچے۔ وہاں پر مسلم کانگرس کے سکرٹری نے ایک مختصر سا ایڈریس پیش کیا اور کانگرس کی طرف سے ایک قرآن مجید بطور ہدیہ پیش کیا۔ ایڈریس کے جواب میں مسٹر کریم جی نے ایک مختصر سی تقریر کی جس میں مسلمانوں کو متحد ہونے کی تلقین کی اور بعدہٗ سر آغا خاں کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

اسی روز شام پانچ بجے تمام مسلمانان لیگس کی طرف سے ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں اہالیان لیگس کی طرف سے وفد کو خوش آمدید کہا گیا۔ جلسہ کی صدارت یہاں کے مقامی حاکم [illegible] نے کی۔ اخباری رپورٹ کے مطابق حاضرین کی تعداد دس ہزار کے قریب تھی۔ اس جلسہ میں لیگس کے اکابر مسلمانوں نے تقاریر کیں۔ سب سے پہلی تقریر سنٹرل منسٹر آف ایجوکیشن کی تھی۔ دوسری تقریر مکرم جناب نور محمد صاحب نسیم انچارج جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا نے کی۔ آپ نے وفد کو خوش آمدید کہنے کے بعد فرمایا۔ کہ وفد کی آمد ہمارے لئے ایک سبق ہے۔ اور وہ یہ کہ مسلمان خواہ دنیا کے کسی خطہ سے تعلق رکھیں خواہ مختلف زبانیں بولنے والے ہوں۔ یا مختلف نسلوں سے تعلق رکھتے ہوں۔ جب تک وہ مسلمان ہیں۔ سب کے سب ایک ہیں۔ کیونکہ ہمارا خدا ایک۔ ہمارا رسول ایک اور ہماری کتاب ایک ہی ہے۔ آپ کی تقریر کو اس قدر پسند کیا گیا۔ کہ کم از کم چار دفعہ صدر نے حاضرین کو بتایا۔ کہ چونکہ مسٹر نسیم سیفی مشنری ہیں۔ اس لئے اگر دیگر مقررین ان جیسی تقاریر نہ بھی کر سکیں۔ تو تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ مشنری کو لوگوں سے خطاب کرنے کا زیادہ موقعہ ملتا ہے۔

اس کے بعد چند ایک اور تقاریر ہوئیں۔ اور سات بجے کے قریب جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ نائیجیریا تین روز قیام کرنے کے بعد ممبران وفد گولڈ کوسٹ روانہ ہو گئے۔

> ہمارے آباد اجداد تعلیم سے بالکل بے بہرہ تھے وہ صرف نام کے مسلمان تھے۔ اسلام کی حقیقت اور فلاسفی کا انہیں ذرہ بھر بھی علم نہ تھا۔ اگر احمدیت ہمارے ملک میں داخل نہ ہوتی تو ممکن تھا۔ کہ ہم کبھی کے عیسائی بن چکے ہوتے۔ اور آج نائیجیریا میں اسلام کا نام و نشان نہ ملتا۔ لیکن جب سے احمدیت نے ہمارے ملک میں پاؤں رکھا ہے، نہ صرف یہ کہ ہمیں عیسائیت کے پنجہ سے نجات ملی۔ بلکہ ہم نے زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کی۔ اور اسی کے طفیل آج آپ لوگ چند ایک پڑھے لکھے مسلمانوں سے مل سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ کہ جس نے نائیجیریا میں سب سے پہلا سکول جاری کیا (سکرٹری مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن لیگوس)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ضروری اعلان

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ میں یہ شکایات بار بار موصول ہو رہی ہیں۔ کہ حساب داران و چندہ دہندگان کو صیغہ ہذا کی طرف سے جاری کردہ رسیدات وکوپن نہیں پہنچتے۔ میں نے ہر ایسی شکایت کے موصول ہونے کے بعد اپنے دفتر کے متعلقہ ریکارڈ کی پڑتال کی ہے۔ مجھے سوائے ایک معاملے کے اور کہیں بھی دفتر کی غلطی معلوم نہیں ہوئی۔ اور وہ غلطی بھی چندہ دہندہ کی طرف سے غلط تفصیل بھجوانے کی وجہ سے تھی۔ جو رسیدات ہم تیار کرتے ہیں۔ ان کا اندراج دو جگہوں پر ہوتا ہے۔ دونوں جگہوں پر ایسے کوپنوں کے اندراجات پائے گئے ہیں۔ جن کے بارہ میں دوستوں کو یہ شکایات پیدا ہوئی تھیں۔ کہ ان کو کوپن وغیرہ نہیں ملے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہماری ڈاک پوسٹ کرنے کے بعد ضائع ہو جاتی ہے۔ یا ٹکٹوں کو اتار کر ہماری ڈاک کو ضائع کر دیا جاتا ہے۔ لہذا جملہ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ ایسی شکایات کے سدِّباب کے لئے ہم نے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ رسیدات وغیرہ بذریعہ بک پوسٹ بھجوانے کی بجائے بند لفافوں میں بھجوائی جائیں۔ چونکہ لفافوں پر ٹکٹ چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کے اتارنے کا امکان نہیں۔ نیز یہ بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ کہ ڈبہ کے ڈاک خانہ سے ڈاک ہمارے سامنے پوسٹ ہو۔ اگر آئندہ بھی احباب کو رسیدات وغیرہ کے بارہ میں اس قسم کی شکایت پیدا ہو۔ تو صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے متعلقہ ڈاک خانہ کو بھی شکایت کریں۔ کہ ہماری ڈاک ضائع ہو رہی ہے۔

نیز جملہ حسابداران و چندہ دہندگان کی اطلاع کے لئے یہ امر کئی بار بذریعہ اعلان واضح کیا جا چکا ہے۔ کہ اب ہر قسم کے چندہ جات و حسابداران کی رقوم کی وصولی کا کام محاسب کی بجائے افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے سپرد ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تک نصف سے زیادہ وصول ہونے والی رقوم محاسب کے نام پر آ رہی ہیں۔ لہذا اب پھر جملہ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تحریک جدید و صدر انجمن احمدیہ میں وصول ہونے والی ہر قسم کی رقوم منی آرڈر، بیمہ جات، چیکس، ڈرافٹ، کیش سلپ، ٹی ٹی و ایم ٹی کو دفتر صیغہ امانت وصول کرتا ہے۔ [illegible]

ہر آئندہ تمام رقوم احباب افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے نام پر بھجوایا کریں۔ (خاکسار سعید احمد عالمگیر افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

زکام اور نزلہ

(۲)

علاج

(۱) جہاں سے مادہ آتا ہے اسے روکیں۔
(۲) اگر گرم گرم بھنے ہوئے چنے یا یوکلیپٹس آئل کو سونگھنا اور بند حالت میں کاربونا‌س آف امونیا کا سونگھنا نہایت مفید ہے
(۳) بند زکام کی صورت میں گل اسطخودوس سبوس گندم۔ بابونہ۔ شلجم۔ زوفا۔ مسور پوست خشخاش اور خطمی کا انکباب کریں یعنے بھپارہ کریں (۴) امالہ یعنی پاشویہ کریں (خواہ زکام ہو یا نزلہ) بیری کے پتے۔ گل بنفشہ خطمی سبوس گندم۔ رائی اور نمک کا پاشویہ کریں۔
(۵) سبوس اسبغول میں ایک گولی حب تنفارکھ کر صبح و شام قبل غذا عرق بادیاں اور شربت بنفشہ کے ساتھ دیں۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کا معمول تھا ــــ تجربہ میں اسے مفید پایا گیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ زکام۔ نزلہ۔ بلغمی کھانسی یا خشک کھانسی میں ڈوورس پوڈر دو گرین سوڈا بائی کارب دس گرین۔ دونوں وقت قبل غذا شربت بنفشہ سے دیں۔ تو بہت فائدہ ہوتا ہے (۶) اگر بند نزلہ ہو تو جوشاندہ گل اسطخودوس ۶ ماشہ۔ اور سردی پہونچانی مقصود ہے۔ تو بہیدانہ بھی ڈال دیں۔ اگر نزلہ جما ہوا ہو یا پتلا ہو۔ تو عناب ۷ دانہ اور لسوڑیاں ۱۰ دانہ ڈال دیں۔ اگر بلغمی کھانسی بھی ہو۔ تو ملٹھی مقشر ۴ ماشہ۔ پرسیاؤشاں ۶ ماشہ سبوس گندم ۲ تولہ۔ گل بنفشہ ۶ ماشہ جوش دیکر پلائیں۔ اگر تپ ہو تو جوشاندہ سات دن تک نہ دیں۔ بعضوں کے نزدیک تین دن تک نہ دینا مفید ہے۔ اگر نزلہ گاڑھا ہو۔ تو زوفا ۷ ماشہ بھی ڈال دیو۔ اگر ناک میں جلن زیادہ ہو۔ تو پوست خشخاش ۶ ماشہ ڈالیں (۷) حب شفا نزلہ و زکام ہر دو میں مفید ہے۔ میرا تجربہ ہے کہ برشعشا۔ کستوری زعفران والی ایک رتی صبح قبل از غذا زکام یا نزلہ شروع ہو رہا ہو۔ یا ہونے کا شبہ ہو۔ تو اس کا استعمال بہت مفید ہوگا اور انشاء اللہ زکام نہ ہوگا۔
(۸) یہ تجربہ شدہ کہ زکام یا نزلہ کی حالت میں حب ایارج فیقرا ۶ عدد۔ اور حب جدوار ایک عدد۔ دودھ یا چائے سے رات کو سوتے وقت کھلا دیں۔ انشاء اللہ جلد آرام ہوگا۔
(۹) شروع زکام میں دیکھا گیا ہے۔ کہ اگر فاقہ رکھا جائے تو مفید ہے۔ یا سبوس اسبغول شربت بنفشہ سے دیا جائے۔ اور کچھ نہ کھایا جائے
(۱۰) بعض حالتوں میں میں نے دودھ کو بھی مفید پایا ہے (۱۱) بوڑھوں کے لئے اجوائن خراسانی گڑ اور زعفران کو گولی بنا کر صبح و شام دینا مفید ہے۔ (۱۲) جو زکام و نزلہ سردی سے ہو۔ اور بواسیر اور قبض نہ ہو۔ تو کنجد سیاہ۔ مغز اخروٹ بلا دسبے کلاہ مکہ ایک رتی دیں۔ (۱۳) زکام رقیق ہو۔ تو دیا قوزہ یا عرق کیوڑہ اور شربت فریادرس یا شربت عناب یا شربت خشخاش دیں۔ (۱۴) اگر غلیظ ہو۔ تو بادرنجبویہ ۵ تولہ۔ یا شربت زوفا دیں۔ (۱۵) اگر حرارت بخار اور کھانسی بھی ہو۔ تو لعاب بہدانہ ۴ ماشہ اور خطمی ۶ ماشہ۔ ملٹھی مقشر ۳ ماشہ۔ شربت نیلوفر کے ساتھ پلا دیں۔ اگر کھانسی نہ ہو۔ تو ملٹھی نکال دیں (۱۶) گلے میں خراش ہو تو مکو کشنیز۔ مائین۔ مسور۔ پوست خشخاش مکہ دو تولہ کا غرغرہ کریں (۱۷) اگر نزلہ بند ہو تو کواں یعنی پلچھی کے پتے۔ زوفا۔ شلجم۔ بابونہ نیلوفر۔ بنفشہ مکہ تولہ بانکہ انجیر بھی ملا کے انکباب کریں۔ اور یہ جوشاندہ جب ٹھنڈا ہو جائے۔ تو نتھار کر مصری ڈال کر پئیں (۱۸) اگر زکام سردی سے ہو۔ تو ملٹھی مقشر ۳ ماشہ۔ منقہ ایک ماشہ پرسیاؤشاں ۴ ماشہ۔ اسطخودوس ۴ ماشہ۔ زوفا ۵ ماشہ بادیاں ۵ ماشہ کا جوشاندہ شہد ڈال کر دیں۔ (۱۹) خطمی ۴ ماشہ۔ عناب ۷ دانہ لسوڑیاں ۱۰ دانہ۔ بنفشہ ۶ ماشہ۔ اسطخودوس ۴ ماشہ کا جوشاندہ دیں۔ اگر اس میں ۳ ماشہ ملٹھی بھی ملا دیں تو بہتر ہوگا۔ (۲۰) گرمی والوں کو ماء الشعیر پلائیں کدو پالک یا مونگ کی دال دیں (۲۱) سردی والے کو حریرہ اور کباب دیں (۲۲) عام طور پر زکام کی حالت میں دن بھر پیاسا رکھ کر رات کو قلمی شورہ ایک ماشہ کھلا کر بھوکا ہی سلا دیں۔
(۲۳) کمزور سر والوں کو اجوائن خراسانی ۳ ماشہ دھتورہ مدبر ۳ ماشہ۔ افیون ایک ماشہ۔ زعفران ایک ماشہ کی گولیاں ایک ایک سرخ کی بنائیں۔ اور ایک گولی بوقت ضرورت دیں۔ اگر نزلہ سخت ہو تو جدوار ۶ ماشہ بھی ملا لیں (۲۴) کشتہ شاخ گوزن ۲ رتی شہد ایک تولہ میں ملا کر کھلائیں (۲۵) اگر زکام بند ہو تو تمباکو ۱۲ ماشہ زعفران ماشہ۔ لونگ۔ کلاہ دار سات دانے کو باریک کر کے اس کی نلاش دیں۔

ورزشی مقابلہ جات۔ ریفری شپ

جملہ قائدین سے درخواست ہے کہ اگر ان کی مجالس کے خدام میں فٹ بال کبڈی یا والی بال وغیرہ کے کسی بھی کھیل کے کوئی کوالیفائڈ ریفری ہوں ایسے خدام کے نام معہ جملہ کوائف دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ریکارڈ کے لئے بھجوا کر ممنون فرمائیں۔
اگر ان میں سے کوئی دوست امسال اجتماع میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہوں تو اس کا بھی ساتھ ذکر کر دیا جائے
(مہتمم ذہانت و صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

رشوت اور ہڑتال کے متعلق اسلامی نقطۂ نگاہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"اب اس ملک میں اکثر مسائل زیر و زبر ہو گئے ہیں۔ کل تجارتوں میں ایک نہ ایک حصہ سود کا موجود ہے۔ اس لئے اس وقت نئے اجتہاد کی ضرورت ہے" (البدر یکم نومبر ۱۹۰۲ء)
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا فرمان کے ماتحت نظارت ہذا نے سود اور تصویر کشی کے متعلق کافی عرصہ ہوا ایک نوٹ الفضل میں شائع کیا تھا۔ موجودہ صحبت میں رشوت اور ہڑتال کے متعلق عرض کیا جاتا ہے۔ ان مسائل کو نہ جاننے کی وجہ سے بہت سے لوگ نقصان برداشت کرتے ہیں۔ حالانکہ اسلام ہر قسم کے نقصان سے محفوظ کرتا ہے۔ بشرطیکہ انسان اسلامی نقطہ نگاہ کے مطابق عمل کرے۔

رشوت دینا:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"رشوت ہرگز نہیں دینی چاہیئے۔ یہ سخت گناہ ہے۔ مگر میں رشوت کی یہ تعریف کرتا ہوں۔ کہ جس سے گورنمنٹ اور دوسرے لوگوں کے حقوق تلف کئے جائیں۔ میں اس سے سخت منع کرتا ہوں۔ لیکن ایسے طور پر کہ بطور نذرانہ یا ڈالی اگر کسی کو دی جائے۔ جس سے کسی کے حقوق کا اتلاف مدنظر نہ ہو۔ بلکہ اپنی حق تلفی اور شر سے بچنا مقصود ہو۔ تو یہ میرے نزدیک منع نہیں۔ اور میں اس کا نام رشوت نہیں رکھتا۔ کسی کے ظلم سے بچنے کو شریعت منع نہیں کرتی بلکہ لا تلقوا بایدکم الی التھلکۃ فرمایا ہے" (الحکم ۱۰ر اگست ۱۹۰۲ء)

رشوت اور ھدیہ میں فرق:۔ رشوت اور ہدیہ میں ہمیشہ تمیز چاہیئے رشوت وہ مال ہے کہ جب کسی کی حق تلفی کے واسطے دیا یا لیا جائے۔ ورنہ اگر کسی نے ہمارا ایک کام محنت سے کر دیا ہے۔ اور حق تلفی بھی کسی کی نہیں۔ تو اس کو جو دیا جائے گا۔ وہ اس کی محنت کا معاوضہ ہے۔ (فتاوی احمدیہ جلد دوم ص۵)

رشوت کے مال سے عمارت:۔ ایک صاحب نے سوال کیا۔ کہ اگر ایک شخص تائب ہو تو اس کے پاس جو اول جائداد اور رشوت وغیرہ سے عمارت بنائی ہو۔ اس کا کیا حکم ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ شریعت کا حکم ہے کہ توبہ کرے۔ تو جن کا وہ حق ہے وہ اس کو پہونچایا جائے۔
(فتاوی احمدیہ جلد دوم ص۸)

رشوت کا مال:۔ سوال:۔ رشوت ستانی سے اگر کسی نے مال جمع کیا ہوا ہو۔ اور پھر وہ اس سے توبہ کرے تو اسے کیا کرنا چاہیئے۔ جواب:۔ ایسا مال جو رشوت ستانی سے لیا گیا ہے۔ جب توبہ کرے تو اس مال کو ان لوگوں کو جن سے لیا ہے واپس کرے۔ اور اگر پتہ نہ لگے۔ تو پھر ایسے صدقہ و خیرات کر دے۔ (الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء)

ہڑتال کے متعلق:۔ سوال:۔ ذکر تھا۔ کہ سیالکوٹ کے تجار نے بہ سبب محصول چنگی میں زیادتی کے دوکانیں بند کر دی تھیں۔ اور چند روز کا نقصان اٹھا کر پھر خود بخود کھول دیں۔ جواب فرمایا:۔ اس طرح کا طریق گورنمنٹ کی مخالفت میں برتنا ان کی بیوقوفی تھی۔ جس سے ان کو خود ہی باز آنا پڑا۔ محصول تو در اصل پبلک پر پڑتا ہے آسمانی اسباب کے لحاظ سے بھی جب کبھی قحط پڑتا ہے۔ تو تاجر لوگ نرخ بڑھا دیتے ہیں۔ تو اس وقت کیوں دوکانیں بند نہیں کر دیتے۔
(البدر ۲ ستمبر ۱۹۰۶ء)

موجودہ وقت میں بھی جبکہ ہمارے ملک میں اسلامی مملکت قائم ہے۔ کئی لوگ اپنے مطالبات منوانے کیلئے ایسے خلاف شرع طریق ہڑتال وغیرہ کی صورت کے اختیار کرتے ہیں۔ جو حکومت کی پریشانی کا موجب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ کہ اے لوگو! اللہ اور رسول اور حکومت وقت کے احکام کی فرمانبرداری کرو۔ مگر یہاں حکومت کا مقابلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جو اسلامی اصول کے خلاف ہے۔ بعض لوگ بھوک ہڑتال کرتے ہیں تاکہ ان کا مطالبہ منظور ہو جائے۔ اور ایسا کرنے سے خودکشی کی دھمکی دی جاتی ہے جو اسلام میں جائز نہیں ہے۔ مطالبات منوانے کے لئے ہڑتال وغیرہ کے طریق کی بجائے۔ اگر معقولیت اور سنجیدگی سے افسران کے سامنے مطالبات رکھے جائیں۔ تو یہ بہتر طریق ہے۔ اور جائز بھی ہے ــــ بمثل ھذا فلیعمل العاملون۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ھے اور تزکیۂ نفس کرتی ھے۔

اقوام متحدہ کی سرگرمیاں

خواتین کے سیاسی حقوق سے متعلق رپورٹ

جنرل اسمبلی کے صدر کا انتخاب

موسم پر اٹیمی دھماکوں کے اثر کی تحقیقات

خواتین کے سیاسی حقوق سے متعلق

خواتین کے سیاسی حقوق سے متعلق اقوام متحدہ کا ایک جائزہ حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ جس کے تحت پتہ چلتا ہے۔ کہ ۶۰ ملکوں میں عورتوں اور مردوں کو یکساں شرائط پر ووٹ دینے کا حق حاصل ہے۔ دوسری عالمگیر لڑائی کے بعد عورتوں نے جس تیز رفتاری سے ترقی کی ہے۔ وہ اس حقیقت سے واضح ہے۔ کہ جب سے ۱۹۴۵ء میں چارٹر پر دستخط ہوئے ہیں۔ کم سے کم ۲۲ حکومتوں نے عورتوں کے لئے مکمل یا مشروط پر ووٹ دینے کا حق تسلیم کر لیا ہے بعض ملکوں میں یہ حقوق ان قدر حال میں ملے ہیں۔ کہ اس کے بعد سے عورتوں کو انتخاب میں حصہ لینے کا موقعہ ابھی نہیں مل سکا ہے۔

اس رپورٹ میں تقریباً ۸۰ ملکوں کا ذکر ہے۔ اور اس میں دستوری آئینی۔ انتخابی قوانین اور دوسری قانونی دستاویزات شامل ہیں۔ جن کی رو سے کسی سرکاری عہدے کے انتخاب کے ووٹ دینے کے لئے عورتوں کو مستحق یا محروم قرار دیا ہے۔ اس ضمن میں بعض پابندیاں عائد کی ہیں ۱۹۴۸ء میں اقتصادی اور معاشرتی کونسل نے سیکرٹریٹ کے اس شعبے سے جو حقوق نسواں سے تعلق رکھتا ہے درخواست کی تھی کہ اس قسم کا جائزہ تیار کرے۔ اس وقت کونسل نے سیکرٹری جنرل سے کہا تھا۔ کہ وہ ہر سال اس موضوع پر اطلاعات اقوام متحدہ کے ممبروں کو بھیجا کریں۔ تاوقتیکہ دنیا کی تمام عورتوں کو مردوں کے برابر سیاسی حقوق حاصل نہ ہو جائیں۔

۱۲ اگست ۱۹۵۴ء تک عورتوں نے سیاسی حقوق کے ضمن میں جو کامیابی حاصل کی تھی وہ رپورٹ کے نقشوں سے ظاہر ہے۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس تاریخ تک ۱۷ ملکوں میں عورتوں کو ووٹ دینے کا کوئی حق حاصل نہیں تھا۔ اس کے برعکس بعض ملکوں میں انہیں ووٹ دینے کا حق تھا۔ مگر قابلیت کے اعتبار سے بعض ایسی شرطیں عائد کی ہیں۔ جو مردوں کے لئے ضروری نہیں تھیں۔ مثلاً گوئٹے مالا میں مرد خواہ جاہل ہوں۔ یا پڑھے لکھے ووٹ دے سکتے ہیں پڑھے لکھے لوگوں کے لئے ووٹ دینا لازمی ہے۔ ان پڑھ اشخاص اپنی مرضی سے ووٹ دے سکتے ہیں۔ ...... اس کے برعکس ناخواندہ عورتیں ہرگز ووٹ نہیں دے سکتیں۔ اور خواندہ عورتوں کے لئے ووٹ دینا ان کی مرضی پر منحصر ہے۔

پرتگال میں عورتوں کے لئے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے۔ یا وہ اتنا ہی ٹیکس ادا کرتی ہوں۔ جس کی ادائیگی مردوں کے لئے ضروری ہے شام میں عورتوں کو کم سے کم ابتدائی تعلیم پانے کا ثبوت دینا پڑتا ہے۔ یہ شرط مردوں کے لئے ضروری نہیں ہے۔

بولیویا۔ ہائیٹی۔ انڈونیشیا اور میکسیکو میں جو دستوری تبدیلیاں حال ہی میں ہوئی ہیں۔ ان کے مطابق انہیں ووٹ دینے کا حق دیا گیا ہے۔ لیکن وہ اپنے حق کو ابھی استعمال نہیں کر سکیں ہیں۔ رپورٹ میں ایسے ملکوں کی فہرست شامل ہے۔ جہاں ۱۲ اگست تک عورتوں کو انتخابی حقوق حاصل نہیں تھے ان ملکوں کے نام یہ ہیں۔ افغانستان۔ کمبوڈیا۔ کولمبیا مصر۔ حبشہ۔ ہونڈورس۔ ایران۔ عراق۔ اردن۔ لاؤس۔ لیبیا۔ لیخٹن سٹین۔ نکاراگوا۔ پیراگوئے۔ سعودی عرب۔ سوئٹزرلینڈ۔ یمن۔ سعودی عرب میں۔ مردوں یا عورتوں میں سے کسی کو بھی انتخابی حقوق حاصل نہیں ہیں۔ رپورٹ کے آخری حصہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ۱۲ اگست تک ۵ ملکوں نے خواتین کے سیاسی حقوق سے متعلق اقوام متحدہ کے مسودہ قانون کی توثیق کی تھی۔ یا اسے قبول کیا تھا۔

جنرل اسمبلی کے صدر کا انتخاب

اقوام متحدہ کے صدر مقام پر جنرل اسمبلی کا نواں اجلاس ۲۱ ستمبر سے شروع ہوا ہے۔ اس اجلاس کی صدارت کے لئے اقوام متحدہ میں نیدرلینڈز کے وفد کے چیئرمین ڈاکٹر ایلکو کلیفنز منتخب کئے گئے ہیں۔ اجلاس شروع ہونے سے چند دن قبل ڈاکٹر کلیفنز نے اقوام متحدہ کے صدر مقام پر ایک پریس کانفرنس طلب کی تھی۔ اور اس میں کہا تھا۔ کہ اسمبلی کے اگلے اجلاس میں میری صدارت کے لئے انتخاب کے امکانات قوی ہیں۔ انہوں نے یہ بات نامہ نگار کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہی تھی۔ پریس کانفرنس میں اپنا بیان دیتے ہوئے انہوں نے یہ بھی کہا۔ ایک ادارے کو وجود میں لانے کے بعد اس کو ترقی دیتے دیکھ سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ ۱۹۴۵ء میں سان فرانسسکو کے مقام پر جو چیز محض خواب و خیال تھی۔ اب ایک حقیقت بن چکی ہے۔ تاہم دنیا کے اور دوسرے اداروں کی طرح اقوام متحدہ کو بھی مزید ترقی دینے کی کافی گنجائش ہے۔ محض چارٹر پر نظر ثانی کرنے اور سیکرٹریٹ کے نظام کو بہتر بنا دینے سے کام نہیں چلتا۔ درحقیقت اس پرخلوص فضا کی ضرورت ہے جس میں رکن حکومتوں کو اقوام متحدہ کے نصب العین کی تکمیل کرنی ہے۔

موسم پر اٹیمی دھماکوں کے اثر کی تحقیقات

عالمی ادارہ موسمیات کی مجلس انتظامیہ کا پانچواں اجلاس جنیوا میں ۲۵ اگست سے ۱۱ ستمبر ۱۹۵۴ء تک منعقد ہوا۔ ادارے کے صدر ڈاکٹر وشیلڈ رفر نے اس کی صدارت کی اجلاس میں ۴۳ قراردادیں منظور ہوئیں جو ایسے مسئلوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ مثلاً آبی مسائل کی ترقی میں موسمیات اور زراعت کے اداروں کے مابین ربط و تعاون۔ موسم پر اٹیمی دھماکوں کے اثر کی تحقیقات اور قانونی یا انتظامی مسائل مثلاً ادارہ موسمیات اور یونیسکو کے مابین کام کے انتظامات کی منظوری مینرانیہ اور مالیاتی مسائل نیز ۱۹۵۶ء سے ۱۹۵۹ء تک کے پروگرام کا تصفیہ۔ آخرالذکر موضوع پر ادارے کی دوسری کانگرس میں تبادلہ خیالات کیا جائے گا۔ جو جنیوا میں ۱۴ اپریل ۱۹۵۵ء میں شروع ہوگی۔

اگلے تین منصوبوں پر بحث کرتے ہوئے اس پہلو پر غور کیا گیا۔ کہ موسم پر اٹیمی دھماکوں کے جو اثرات ممکن ہو سکتے ہیں۔ ان کے بارے میں تحقیقات کی جائیگی کیونکہ یہ مسئلہ اتنا اہم ہے۔ کہ مجلس انتظامیہ کو اس پر فوراً غور کرنے کی ضرورت ہے۔ مجلس انتظامیہ نے سیکرٹری جنرل کو ہدایت کی تھی۔ کہ اس موضوع پر ہر قسم کی اطلاعات جو میسر آ سکتی ہیں جمع کریں اور تمام ممالک اطلاعات جمع کرنے میں سیکرٹری جنرل کی ہر طرح مدد کریں۔

ہوائی جہاز کے حادثے پر امریکی احتجاج

جنرل اسمبلی کے نویں اجلاس کی تیاریوں کے دوران میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کے صدر مقام پر سیکیورٹی کونسل کا اجلاس طلب کیا جا رہا ہے۔ اجلاس کی درخواست ریاست ہائے متحدہ نے پیش کی۔ اور کونسل کے صدر نے ممبروں سے کہا۔ کہ وہ ۱۰ ستمبر کو اجلاس میں شریک ہوں۔

اقوام متحدہ میں ریاستہائے متحدہ کے مستقل نمائندے مسٹر ہنری کابوٹ لوج نے کونسل کے صدر کے نام مراسلے میں لکھا ہے۔ کہ کونسل ان ملکوں کی شکایت پر غور کرے کہ روس کے لڑاکا ہوائی جہازوں نے ۴ ستمبر کو امریکی بحریہ کا ایک جہاز ساحل سائیبیریا سے پرے مار گرایا۔

۱۰ ستمبر کو جب کونسل کا اجلاس شروع ہوا تو روس کے نمائندے نے یہ کہہ کر ریاستہائے متحدہ کے الزام کی تردید کی کہ وہ سراسر بے بنیاد ہے۔ اور اسی لئے اس شکایت کو کونسل کے ایجنڈے میں شامل کئے جانے کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس شکایت کا مقصد قیام امن نہیں ہے۔ کیونکہ اس طرح ساری دنیا میں خصوصاً مشرق بعید میں اضطراب و بے چینی کی کیفیت زیادہ خراب ہو جائیگی مسٹر لوج نے اپنے مراسلے میں لکھا ہے۔ کہ اس حادثے کی نوعیت ایسی ہے۔ کہ اس سے امن و حفاظت کے قیام کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اس میں لکھا گیا ہے۔ کہ امریکی جہاز وہاں سمندر پر ایک پرامن مقصد کے لئے پرواز کر رہا تھا جب کہ روس کے دو فوجی جہازوں نے کسی اطلاع کے بغیر اس پر حملہ کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ امریکی جہاز تباہ ہو گیا اور اس کے بعض مسافروں کا اب تک پتہ نہیں چلا ہے۔ یہ حادثہ ساحل سمندر سے اتنے فاصلے پر ہوا۔ جو ہر ملک کی قومی حدود سے باہر سمجھا جاتا ہے مسٹر لوج نے بتایا کہ ایک احتجاجی مراسلہ براہ راست روس کو بھیجا جائیگا۔ اور حکومت سے درخواست کی جائے گی۔ کہ ارتکاب جرم کرنے والوں کو سزا دی جائے۔ تاکہ دوبارہ ایسی حرکت نہ ہو سکے۔

اخباری اطلاعات کے بموجب روس نے امریکی احتجاج کے جواب میں جو بیان واشنگٹن بھیجا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ دراصل امریکی جہاز نے روسی سرحد کے قوانین کی خلاف ورزی کی تھی۔ اور خود روسی جہازوں پر گولیاں برسائی تھیں۔

وعدوں کی معافی اور تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں۔ کہ جو لوگ تحریک جدید کا وعدہ کرتے ہیں مگر وعدہ کے بعد ان کے حالات تبدیل ہو جائیں۔ تو وہ معافی لے کر اپنی موجودہ حالت کے مطابق وعدہ کر سکتے ہیں اور ادا کر سکتے ہیں۔ دفتر اول کے بعض احباب اپنے بقایا کی معافی لے کر یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ اُن کا نام فہرست میں آ جائے۔ حالانکہ وہ اپنے وعدہ کی معافی لے کر اپنے بقایا والے سال خالی کر چکے جس کے سال خالی یا بقایا ہو۔ اُس کا نام فہرست میں نہیں آ سکتا۔ پس بقایا کی معافی لینے والے نوٹ رکھیں۔ کہ انیس سالہ فہرست میں نام اُن ہی کا آتا ہے۔ جو متواتر انیس سال اشاعت اسلام میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ بقایا لینے والے بھی اگر معافی لینے والے سالوں کا چندہ اپنی موجودہ مالی حالت کے مطابق اپنے ایمان اور اخلاص کے موافق دے لیں۔ تو اُن کا نام بھی آ جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی بیوی۔ بچہ اور نواسی بیمار ہیں۔ تاحال کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دردِ دل سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (۲) خاکسار بھی مریضوں کی تیمارداری کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔

(قاضی محمد صدیق کاتب الفضل)

لاہور، شیخوپورہ، پنڈی بھٹیاں اور چنیوٹ کے درمیان سڑکیں

ناقابل استعمال ہیں

پنجاب کے مختلف اضلاع میں سڑکوں کی صورت حال

لاہور ۲ اکتوبر۔ پنجاب میں سڑکوں کی موجودہ حالت کے بارے میں مندرجہ ذیل رپورٹ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے دفتر سے بھیجی گئی ہے۔

لاہور سے اٹک جانے والی جی ٹی روڈ

لاہور اور گوجرانوالہ کے درمیان صرف بڑی گاڑیوں کے لئے ٹریفک کھل گئی ہے۔

لاہور ملتان کوئٹہ روڈ

لاہور اور منٹگمری کے درمیان سڑک ہر قسم کی ٹریفک کے لئے کھل گئی ہے۔ منٹگمری اور ملتان کے درمیان میل نمبر ۱۰۹ اور ۱۱۰ اور میل نمبر ۱۵۸-۱۳۹ کے درمیان سڑک ٹوٹ جانے کی وجہ سے ٹریفک بند کر دی گئی ہے۔ البتہ بورے والہ کے راستے گاڑیاں منٹگمری سے ملتان جا سکتی ہیں۔ ملتان اور مظفرگڑھ کے درمیان ٹریفک صرف بڑی گاڑیوں کے لئے کھلی ہے۔

لاہور سرگودہا۔ میانوالی روڈ براستہ شیخوپورہ

لاہور اور شیخوپورہ کے درمیان سڑک ناقابل استعمال ہے۔

پنڈی بھٹیاں۔ چنیوٹ سرگودہا روڈ

پنڈی بھٹیاں اور چنیوٹ کے درمیان سڑک بند ہے۔ چنیوٹ اور سرگودہا کے درمیان سڑک کھلی ہے۔

لائل پور۔ سرگودھا روڈ

لائل پور اور چنیوٹ کی سڑک زیر آب ہو اور کئی جگہ سے ٹوٹ چکی ہے۔ سڑک پر ہر قسم کی ٹریفک بند ہے۔

لاہور۔ لائلپور روڈ

لاہور اور لائل پور کے درمیان براستہ شرق پور سڑک بڑی گاڑیوں کے استعمال کے لئے کھلی ہے۔

میاں چنوں۔ عبدالحکیم۔ سرائے سدھو روڈ

تلمبہ کے قریب سڑک ابھی تک زیر آب ہونے کی وجہ سے ناقابل استعمال ہے۔ میل نمبر ۴ کے قریب سڑک ٹوٹی ہوئی ہے۔

سرگودہا۔ ڈھک کھتا سگرال روڈ

ڈھک اور کھتا سگرال کے درمیان سڑک زیر آب ہونے کی وجہ سے بند ہے۔

شاہ کوٹ فیروز روڈ

سڑک صرف بڑی گاڑیوں کے لئے کھلی ہے۔

جھنگ ٹوبہ ٹیک سنگھ چیچا وطنی بوریوالہ روڈ

جھنگ اور کمالیہ کے درمیان سڑک کھلی ہر

میل نمبر ۵۱-۵۲ اور ۵۳ کے درمیان سڑک زیر آب ہے۔ کمالیہ اور چیچا وطنی کے درمیان ٹریفک بالکل بند ہے۔

جھنگ ساہیوال روڈ

میل نمبر ۳ اور ۷ کے درمیان سڑک زیر آب اور ناقابل استعمال ہے۔

قصور۔ کھڈیاں۔ دیپال پور روڈ

کنگن پور کے قریب میل نمبر ۴ پر سڑک ٹوٹی ہوئی ہے۔ اور ابھی استعمال کے قابل نہیں ہوئی۔

پتوکی۔ ہلہ روڈ

میل ۱ اور نمبر ۴ کے درمیان سڑک ابھی تک ناقابل استعمال ہے۔

وزیر آباد سیالکوٹ روڈ

سڑک کھل گئی ہے۔

مانگٹانوالہ۔ ننکانہ صاحب روڈ

میل ۶ اور ۱۳ کے درمیان سڑک ٹوٹ چکی ہے۔ اور ابھی استعمال کے قابل نہیں ہوئی

نھکار کے اور کوروٹانا روڈ

سڑکیں ٹوٹ جانے اور زیر آب ہونے کی وجہ سے بند پڑی ہیں۔

نیاز بیگ رائے ونڈ روڈ

سڑک کئی جگہ سے ٹوٹی ہوئی ہے۔ اور استعمال کے قابل نہیں۔

للیانی۔ رائے ونڈ روڈ

سڑک ابھی تک بند ہے۔

لاہور ہری کے روڈ

میل نمبر ۱۲ پر پل محفوظ نہیں۔ سڑک صرف میل نمبر ۱۱ تک قابل استعمال ہے۔

لائلپور سمندری روڈ

سڑک زیر آب ہے۔ اور ٹریفک بند ہے

چکوال۔ پیل۔ خوشاب روڈ

سڑک کی مرمت کر دی گئی ہے۔ اور ٹریفک کھول دی گئی ہے۔

ڈسکہ سمبڑیال روڈ

سڑک کی مرمت ہو چکی ہے۔ اور سڑک قابل استعمال ہے۔

پسرور نارووال روڈ

سڑک، قابل استعمال ہے

ہندو مسلم تعلقات کو خوشگوار بنانے کے لئے بھارت کے وزیر داخلہ کی تجاویز

دھلی ۲۸ اکتوبر۔ بھارت کے وزیر داخلہ ڈاکٹر کاٹجو نے ہندو مسلم مسئلہ کے متعلق یہ پانچ بنیادی اصول پیش کئے ہیں:۔ (۱) تمام مذاہب کا احترام کیا جائے اور احساس برتری اور کمتری کو مٹا دیا جائے (۲) تبلیغ مذہب ایک گرانقدر حق ہے۔ اس کو روکا نہ جائے۔ لیکن تبلیغ اور پرچار میں دوسرے مذہب کو برا نہ کہا جائے اور ایک مذہب سے دوسرے مذہب کا مقابلہ نہ کیا جائے۔ (۳) اگر کسی مقام کو واقعی عبادت گاہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو۔ تو اس کا احترام کیا جائے۔ اس کے استعمال یا قبضہ میں روک کاوٹ نہ پیدا کی جائے۔ اگر متعلقہ فرقہ کا قبضہ چھن گیا ہو۔ تو اس کو بحال کیا جائے۔ اس شرط سے کہ اس کی بحالی کے خلاف کوئی وجہ جواز موجود نہ ہو (۴) ماضی میں مسجدوں اور مندروں کی بے حرمتی کے جو واقعات ہوئے وہ قابل مذمت ہیں۔ لیکن موجودہ نسل کو ان غلطیوں کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جا سکتا اس کے ساتھ ہمارے کسی قول یا فعل میں ان برائیوں کی حمایت کا مقابلہ نہیں پایا جانا چاہیئے۔ اگر ماضی میں کسی مسجد یا مندر کی بے حرمتی کی گئی تھی یا اسے گرا کر اس کی جگہ دوسری عبادت گاہ تعمیر کی گئی تھی جو اب کھنڈر بن چکی ہے۔ اور اسے استعمال نہیں کیا جا رہا ہے۔ تو ایسی حالت میں مسلمانوں یا ہندوؤں دونوں کو رجیسی صورت ہو اپنی خواہش کے مطابق اس جگہ دوبارہ اس مقصد کے لئے استعمال کئے جانے کا موقعہ دیا جائے۔ جس کے لئے یہ جگہ پہلے مخصوص کی گئی تھی۔

(۵) مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے دسہرہ اور محرم کے تہوار منانے اور اسی طرح کی دوسری مذہبی تقریبوں کے متعلق تمام امور کے بارے میں متعدد اہم مقامات پر رواداری اور تمام مذہبی عقائد کے لئے احترام کے اعلے اصولوں کی روشنی میں اور مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان خوشگوار ماحول میں از سرنو غور کیا جائے۔

واضح ہو کہ ڈاکٹر کاٹجو نے یہ بنیادی اصول ایک طویل مضمون کے دوران پیش کئے ہیں جو گاندھی جینتی کی تقریب میں ہندو مسلم مسئلہ اور سماجی تعلقات کو خوشگوار بنانے کے لئے مخلصانہ کوشش کی ضرورت کے عنوان سے لکھا ہے۔

اکسیر شباب
زد جام عشق
حبوب جوانی

یہ تینوں ادویہ ہمارے دواخانہ سے آپ کو ہر وقت دستیاب ہو سکتی ہیں

ان کے فوائد ان کے ناموں سے ظاہر ہیں بے شمار نوجوان بڑے بوڑھے ان کا استعمال کر چکے ہیں۔ کمزوری مادہ حیوانیہ کی کمی۔ بڑھاپے وغیرہ میں بے حد مفید ہیں۔ ہر دوائی کے متعلق مفصل بذریعہ خط پوچھا جا سکتا ہے۔

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق ربوہ

احمدیت کے خلاف (۵) پانچ اعتراضات
معہ جواب
منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ
اردو اور انگریزی میں کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

احمدی مزارعین کی ضرورت

لیہ ضلع مظفرگڑھ میں سلسلہ کی نہری اراضی کے لئے احمدی مزارعین کی ضرورت ہے۔ مزارعین کو تقاوی وغیرہ کی سہولت دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے چوھدری خلیل الرحمن صاحب مینجر اراضی لیہ یا دفتر ھذا سے خط و کتابت کریں یا خود ملیں۔

وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ

حب اٹھرا رجسٹرڈ اسقاط حمل کا مجرب علاج، فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱-۸-۰ مکمل کورس گیارہ تولے چودہ روپے ۱۳-۱۲-۰ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے چھ نواحی بستیوں اور دیہات میں دوائی کی مفت تقسیم

سیلاب زدگان کی شکایات متعلقہ حکام تک پہنچا دی گئیں

مجلس کے وفد کے ساتھ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور نے بھی سیلاب زدہ علاقے کا دورہ کیا

لاہور ۲ اکتوبر۔ آج مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور چوہدری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹر ایٹ لاء نے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے ایک وفد کے ہمراہ لاہور کے بارش زدہ اور سیلاب زدہ علاقے کا دورہ کیا۔ اس وفد میں مکرم امیر صاحب اور خدام کے علاوہ مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا اور سید بہاول شاہ صاحب صدر حلقہ سول لائنز بھی شامل تھے۔ وفد نے چھ نواحی بستیوں اور محمود بوٹی بند کے ساتھ ساتھ واقعہ دیہات میں جا کر مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کی ہدایت اور مشورہ کے تحت بیمار دیہاتیوں میں دوائیں تقسیم کیں۔ اور جو لوگ زیادہ بیمار تھے۔ انہیں ڈاکٹر صاحب سے نسخے لکھوا کر دیئے۔ اور انہیں ہدایت کی کہ وہ شاہی قلعہ کے ہنگامی ہسپتال سے ان نسخوں کو دکھا کر دوائیں حاصل کریں۔ اور باقاعدہ علاج کرائیں۔ چنانچہ بعد میں وفد نے مذکورہ ہسپتال پہنچ کر وہاں کے انچارج ڈاکٹر صاحب کو اطلاع دی کہ جب یہ مریض نسخے لے کر آئیں۔ تو ان کا نہایت احتیاط اور توجہ سے علاج کیا جائے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے پارٹی کی اس خدمت کو سراہا۔ اور وعدہ کیا۔ کہ تمام ایسے مریضوں کا جو اس قسم کی پارٹیوں کی زیر ہدایت وہاں پہنچیں گے۔ پوری توجہ سے علاج کیا جائے گا۔ خدام الاحمدیہ اور مقامی جماعت کی اس پارٹی نے جن علاقوں کا دورہ کیا۔ ان میں قبرستان بھوجی نزد باغ لدھا۔ بستی مشان درامو باغ۔ علاقہ درگاہ بابا کالا سائیں۔ کیمپ شاہی قلعہ۔ کھو کھر اور پرانا دھرم پورہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں کیونکہ یہی وہ بستیاں ہیں۔ جہاں گذشتہ ایک ہفتہ سے مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبران ریلیف کا کام کر رہے ہیں۔

مکرم امیر صاحب اور مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب نے اس بستیوں میں تباہ حال لوگوں کو ہمتیں بلند رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے ہر طرح سے تسلی دی اور انہیں بتایا۔ کہ حکومت آپ لوگوں کو ہر ممکن امداد بہم پہنچانے کی پوری کوشش کر رہی ہے۔ اور جب اس کے تمام انتظامات جو بتدریج زیر عمل آ رہے ہیں مکمل ہو جائیں گے۔ تو آپ کی تمام مشکلات دور ہو جائیں گی۔ اور آپ پھر اپنے مکانات اور زمینوں پر ہنسی خوشی زندگی گذار سکیں گے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے۔ کہ آپ ہمت سے کام لیں۔ اور باہمی تعاون سے ان مشکلات پر قابو پانے کی کوشش کریں۔

سرکاری حکام سے رابطہ

ہر بستی کے باشندوں نے اپنی جن تکالیف اور شکایات کو حکام متعلقہ تک پہنچانے کی درخواست کی تھی۔ دورے سے واپس آنے کے بعد مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا اور سید بہاول شاہ صاحب نے حکام متعلقہ سے رابطہ پیدا کر کے انہیں ہر بستی کی علیحدہ علیحدہ شکایات سے مطلع کیا۔ اور فوری امداد بہم پہنچانے کی درخواست کی۔ اس سلسلے میں انہوں نے جن حکام سے رابطہ پیدا کیا۔ ان میں محکمہ سول ڈیفنس لاہور کارپوریشن اور حفظان حیوانات کے حکام قابل ذکر ہیں۔ ان تمام حکام نے فوری امداد کا وعدہ کیا۔ اور بالخصوص بیمار مویشیوں کو ٹیکہ وغیرہ لگانے کے متعلق ہمارے کہ ان علاقوں میں ڈاکٹر کی فوری طور پر روانہ کئے جا رہے ہیں

راوی روڈ کی اندرونی بستیاں

مقامی جماعت اور خدام الاحمدیہ کی یہ ٹی جلی پارٹی دو مونڈ کاروں میں خدام الاحمدیہ کے مرکزی دفتر واقعہ جودھامل بلڈنگ سے روانہ ہو کر سب سے پہلے راوی روڈ کے اندرونی علاقے میں قبرستان بھوجی اور اس کی نواحی آبادیوں مشان درامو باغ، علاقہ درگاہ بابا کالا سائیں پہنچی۔ کچے و بوسیدہ مکانوں اور چھوٹی چھوٹی جھونپڑیوں کی یہ بستیاں گندے نالے کے ساتھ دور تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اگرچہ یہ نالا بہت گہرا ہے لیکن گذشتہ بارشوں میں یہ ایک ٹھاٹھیں مارتے دریا کا منظر پیش کر رہا تھا۔ اس کا پانی کناروں سے نکل کر حفاظتی دیوار کو توڑتا ہوا ان بستیوں میں آ داخل ہوا۔ اور انہیں برباد کر کے رکھ دیا۔ جب ہمروے پارٹی کی طرف سے اطلاع ملنے پر خدام کی امدادی پارٹیاں چنے اور دیگر سامان لے کر یہاں پہنچی تھیں۔ تو کئی کئی فٹ پانی کھڑا ہوا تھا۔ اور لوگ سخت مصیبت میں مبتلا تھے۔ آج جب مکرم امیر صاحب کی قیادت میں خدام کا وفد پھر یہاں پہنچا۔ تو یہ دیکھ کر کسی قدر اطمینان ہوا۔ کہ ان بستیوں کے باہمت لوگوں نے اپنے کچے مکان اور جھونپڑیاں بھی تعمیر کر لی ہیں۔ اور چرخوں کی مدد سے رسیاں بٹنے اور لحاف وغیرہ چھاپنے کا کام جاری ہے۔ لیکن ابھی وہاں بہت سی جھونپڑیاں تا حال گری ہوئی ہیں۔ اور لوگوں میں انہیں دوبارہ تعمیر کرنے کی استطاعت نہیں ہے۔ بہت سے لوگ وہاں کھانسی بخار وغیرہ امراض میں مبتلا ہیں۔ انہیں ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب نے دیکھا۔ اور فوری طبی امداد کے طور پر دوائیں دینے کے بعد انہیں کیمپ شاہی قلعہ کے ہنگامی ہسپتال سے باقاعدہ علاج کرانے کی ہدایت کی۔ ان بستیوں میں گندگی بہت زیادہ ہے۔ جس کی وجہ سے مچھر بے انتہا ہیں۔ وہاں کے لوگوں نے درخواست کی کہ کارپوریشن کی معرفت یہاں صفائی کرانے اور جراثیم کش دوائیں چھڑکنے کا بندوبست کیا جائے۔ نیز اس علاقے میں روشنی کا بھی کوئی انتظام نہیں

کیمپ شاہی قلعہ

یہاں سے فارغ ہونے کے بعد پارٹی شاہی قلعہ کے سرکاری کیمپ پہنچی۔ اس کیمپ میں مقیم بارش زدگان کی تعداد نو سو کے قریب پہنچ چکی ہے۔ کیپٹن سردار خان صاحب کیمپ کے انچارج ہیں۔ پارٹی نے کیمپ کی صفائی اور دیگر انتظامات کو بہت تسلی بخش پایا۔ یہاں حضوری باغ کی درمیانی بارہ دری میں ڈائرکٹر صاحب ہیلتھ سروسز پنجاب کی طرف سے ایک ہنگامی ہسپتال قائم ہے۔ جس میں علاوہ آؤٹ ڈور ڈسپنسری کے، ۳۰ بستروں کے زنانہ اور مردانہ علیحدہ علیحدہ وارڈ ہیں۔ ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر افتخار احمد صاحب آف میو ہسپتال پیتھالوجی ڈیپارٹمنٹ نے بتایا۔ کہ یہاں سے ہر روز پانچ سو مریضوں کو دوا تقسیم کی جا رہی ہے۔ ہسپتال کی صفائی بھی قابل داد تھی۔ یہاں جب پارٹی کے ممبران نے لوگوں سے ان کا حال دریافت کیا تو انہوں نے کیمپ کے انتظامات کو تسلی بخش قرار دیا۔ البتہ مستقبل کے بارے میں فکرمند تھے۔ جب مکرم امیر صاحب انہیں تسلی دے رہے تھے تو ایک غریب عورت نے دخل دیتے ہوئے اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان میں کہا۔ اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہماری جانیں بچ گئیں۔ رہا اسباب تو اس کا غم نہیں وہ خدا جس نے پہلے دیا تھا۔ وہ سامان پھر دیدے گا بس جانیں سلامت رہنی چاہئیں۔ اگر جان سلامت ہے۔ تو ہر مشکل آسان ہو سکتی ہے۔ اس باہمت خاتون کے ان الفاظ کا کیا کیمپ والے اور کیا پارٹی کے ارکان سب پر ہی گہرا اثر ہوا۔

محمود بوٹی بند کا ملحقہ علاقہ

شاہی قلعہ کے کیمپ سے فارغ ہونے کے بعد پارٹی محمود بوٹی بند کے ساتھ ساتھ راوی کے پل سے شالامار باغ کی جانب روانہ ہوئی۔ پارٹی اس علاقے سے ہوتی ہوئی کھوکھر نامی گاؤں پہنچی۔ جہاں اطلاع ملنے پر پچھلے دنوں خدام نے کئی من چنے۔ گڑ اور نمک ہوا تھا تقسیم کیا تھا۔ وہاں دیہاتیوں نے بتایا کہ مویشیوں کی حالت بہت خراب ہے، اور وہ امراض کا شکار ہو کر مر رہے ہیں۔ ہماری سب سے بڑی مدد یہ ہے۔ کہ آپ ہسپتال والوں سے مل کر فوری طور پر یہاں کوئی آدمی بھجوا دیں۔ جو ہمارے جانوروں کے ٹیکے لگا دے ورنہ یہ سب ختم ہو جائیں گے۔ چنانچہ ان کی یہ شکایت آج ہی محکمہ متعلقہ تک پہنچا دی گئی جنہوں نے فوری اقدام کا وعدہ کیا

آہنی پناہ گاہیں

پرانے دھرم پورہ میں پارٹی [illegible] نے دیکھا کہ ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ سینکڑوں مہاجرین مال گاڑی کے ڈبوں میں مقیم ہیں اگرچہ بارش کی مصیبت سے تو انہیں پناہ مل گئی لیکن اب دوپہر کو وہ ڈبے بھٹی کی طرح تپ جاتے ہیں۔ وہ شدت سے اس بات کے منتظر ہیں کہ مرمت کے بعد وہ اپنے مکانوں میں

ضروری اعلان

ماہ ستمبر ۱۹۵۴ء کے بل جملہ ایجنٹ حضرات کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ تمام ایجنٹ صاحبان کو چاہیئے۔ کہ اپنے اپنے بل کی رقم بارہ اکتوبر تک دفتر ہذا میں ارسال کر دیں۔ ورنہ مجبوراً ایجنٹوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔ اور اس کی ذمہ داری دفتر پر نہ ہو گی۔

(منیجر الفضل)

اولاد نرینہ – ابتدا حمل میں اسکے استعمال سے لڑکا پیدا ہوتا ہے قیمت مکمل کورس بیس روپے ● دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور